85331 ـ مطلقه بيوى كے پاس پرورش پانے والے بچے كى رہائش كا خرچ كون ادا كريگا ؟

سوال

ميرے دوست كى بيوى نافرمان ہے، اور وہ اپنے ميكے جا چكى ہے اور ايك برس سے وہيں رہ رہى ہے اس دوران اس نے ايك بچى كو بھى جنم ديا، جب وہ ميكے گئى تھى تو حاملہ تھى اور اس ايك برس كے دوران ميرے دوست كى بيوى نے اپنے خاوند كے خلاف شرعى عدالت ميں مقدمہ كر ركھا كہ وہ اپنے خاوند كے نكاح ميں رہتے ہوئے ضرر اٹھا رہى ہے.

ليكن عدالت كسى نتيجہ پر نہيں پہنچ سكى، كيونكہ عدالت نے اسے ضرر يافتہ نہيں پايا، حتى كہ اس كے دوسرے وكيل نے بھى اسے يہى مطمئن كرنے كى كوشش كى كہ وہ خلع لے لے، اور اس كے ساتھ يہ بھى كوشش كى كہ ميرا دوست مہر اور شادى كے اخراجات چھوڑ دے، بلكہ بچى كے اخراجات كى مد ميں (90) ليبى دينار بھى ادا كرے، ميرے دوست كے ليے يہ بہت زيادہ رقم ہے كيونكہ وہ كام كاج نہيں كرتا.

ميرا سوال يہ ہے كہ: كيا بچى كے اخراجات ميں اس كى رہائش كا بھى خرچ پايا جاتا ہے جو باقى اخراجات كے ساتھ بچى كى ماں كو ادا كيا جائيگا ؟

برائے مہربانى اس كے متعلق معلومات فراہم كريں، كيونكہ يہ مسئلہ شرعى معاملہ پر موقوف ہے، كہ آيا يہ چيز بھى نفقہ كے تحت آتى ہے يا نہيں ؟

پسنديده جواب

الحمد للہ.

بچے كا نفقہ اس كے والد پر واجب ہے، نہ تو يہ بچے كى ماں كو طلاق ہو جانے اور نہ ہى خاوند كى نافرمانى كرنے كى صورت ميں ساقط ہوگا، اگر بچہ ماں كى پرورش ميں ہے تو بچے كا خرچ ماں كو ديا جائيگا.

اسى طرح پرورش كرنے والى ماں كو بچے كو دودھ پلانے كى اجرت كا مطالبہ كرنے كا بھى حق حاصل ہے، كيونكہ اللہ سبحانہ و تعالى كا فرمان ہے:

تو اگر وہ عورتيں تمہارے (بچوں كو) دودھ پلائيں تو تم انہيں ان كى اجرت دو، اور اچھے طريقہ سے مشورہ كرو الطلاق (6).

جو بچہ ماں كى گود ميں پرورش پا رہا ہو اس كے متعلق علماء كرام كا اختلاف ہے كہ آيا اس كے واجب نفقہ ميں رہائش بھى شامل ہے يا نہيں ؟

کچھ علماء کرام کہتے ہیں کہ باپ پر لازم ہے کہ بچے کو رہائش مہیا کرے، اور رہائش کے اخراجات بھی باپ کے ذمہ ہونگے، کیونکہ بچے کے لیے رہائش ضروری ہے.

لیکن کچھ علماء کرام کہتے ہیں کہ بچہ رہائش کا محتاج نہیں، بلکہ ماں کی رہائش پر اکتفا کریگا؛ اس لیے کہ بچہ ماں کی گود میں پرورش پا رہا ہے.

اور ابن عابدین رحمہ اللہ نے ایك تیسرا اور درمیانہ قول اختیار کیا ہے، اور یہ حسن رحمہ اللہ کا بھی قول ہے کہ: اگر ماں کے پاس رہائش نہ ہو تو پھر بچے کی رہائش کا کرایہ واجب ہو گا؛ لیکن اگر ماں کے پاس رہائش ہے تو پھر باپ پر بچے کی رہائش کا کرایہ لازم نہیں ہے، ان کا کہنا ہے:

" حاصل یہ ہوا کہ: صحیح یہی ہے کہ بچے کو رہائش مہیا کرنا لازم ہے، لیکن یہ اسی صورت میں ظاہر ہوتا ہے جب ماں کے پاس مسکن و رہائش نہ ہو، لیکن اگر ماں کے پاس مسکن و رہائش ہو جس میں وہ اپنے بچے کی پرورش کر سکتی ہو، اور وہ اس کے تابع ہو کر اس رہائش میں رہے تو پھر بچے کے باپ پر رہائش مہیا کرنا لازم نہیں؛ کیونکہ اسے اس کی ضرورت ہی نہیں، اور اس کا جانبین کے لیے نرم و آسان ہونا کسی پر مخفی نہیں، اس لیے اسی پر عمل ہونا چاہیے " انتہی بتصرف.

دیکھیں: حاشیۃ ابن عابدین (3 / 562).

اس مسئلہ میں علماء کرام کے اختلاف کو مدنظر رکھتے ہوئے اس سلسلہ میں قاضی سے رجوع کیا جائیگا، اور قاضی کو جو حق محسوس ہو وہ اس کے مطابق فیصلہ کر کے طرفین کو اس پر عمل کرنے کا حکم صادر کریگا.

واللہ اعلم .